امام ابن تیمیہؒ

۶۶۱ھ تا ۷۲۸ھ

از جناب عبد الرشید عراقی

(۵)

امام کی تصنیفی خصوصیات

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی عمر ۱۷ سال کی تھی جب انہوں نے قلم سنبھالا اس کے بعد اُن کی زندگی میں کئی اہم واقعات رُونما ہوئے۔ مگر امام صاحب کا قلم ۵۴ سال تک رواں دواں رہا[1]۔ اور اس میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، ادب، شیعوں، صوفیوں، نصرانیوں، اتحادیوں اور منطقیوں وغیرہ کی تردید میں کافی لکھا۔ کئی ایک خطوط لکھے۔ سیکڑوں سوالوں کا جواب لکھا[2]۔

امام صاحب کی تصانیف کچھ منفرد خصوصیات رکھتی ہیں جو اس عصر کی تمام تصنیفات سے ان کو نمایاں طور پر ممتاز کرتی ہیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی امام ابن تیمیہ کے تصانیف کے متعلق فرماتے ہیں:۔

۱۔ ابن تیمیہؒ کی تقریباً ہر تصنیف کے ناظر پر یہ اثر پڑتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف مقاصد شریعت اور رُوحِ دین کا رازداں ہے۔ اس کے حافظہ میں دین کے سرے (اطراف و اصول) آگئے ہیں۔ اس لیے ہر مبحث میں اس کی بحث اصولی و مرکزی، تشفی بخش، اطمینان آفریں اور موجب یقین ہوتی ہے۔ وہ جزئیات کی بجائے اصول پر زور دیتے ہیں۔ اور بحث کا اس طرح آغاز کرتے ہیں کہ پڑھنے والے

---

[1] حیات ابن تیمیہ ابوزہرہ صفحہ ۷۹۹

[2] امام ابن تیمیہؒ محمد یوسف کوکن صفحہ ۶۳۸

کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہی دین کا مزاج اور اس کی روح ہے اور بداہتہً اور اضطراراً شریعت محمدی کا تقاضا ہے۔ اپنے معاصرین اور دوسرے مصنفین کے مقابلے میں ان کے تفوق کا راز یہی مقاصد شریعت اور روحِ دین کی واقفیت اور ان کی کامیاب ترجمانی ہے۔ جو اُن کی ہر بڑی چھوٹی تصنیف میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ خصوصاً جب وہ عقائد اور اہم کلامی و فقہی مسائل پر بحث کرتے ہیں۔

۲ — امام صاحب کی تصانیف کی دوسری نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اُن کی کتابوں میں زندگی نظر آتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کتابیں کسی علمی گوشہ یا الگ تھلگ جزیرہ میں نہیں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ عین زندگی کے میدان میں اور عوام کے بیچ میں لکھی گئی ہے۔ ان کی کتابوں سے آسانی کے ساتھ ان کے زمانہ کا تعین کیا جاسکتا ہے اور اُس سوسائٹی کے ذہن و اخلاق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جس سے اُن کا مصنّف متعلق تھا۔

پھر اُن کتابوں سے اُن کے جذبات، جوش، پسندیدگی و ناپسندیدگی کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا مصنّف دل و دماغ اور انسانی احساسات وجذبات رکھنے والا انسان تھا۔ محض آلۂ کتابت یا عقلِ محض نہ تھا۔

ان کے طریقۂ تفسیر کی بھی خصوصیّت یہ ہے کہ اُس کی زندگی سے ربط ہے۔ اُن کا مصنّف آیاتِ الٰہی کو اپنی گردوپیش کی زندگی اور اپنے معاصر انسانوں پر منطبق کرتا ہے۔ اور ان آیات کے نقطۂ نظر سے زندگی کا جائزہ لیتا ہے۔ اور اپنے ہم عصروں اور اُمت کے مختلف طبقوں کا احتساب کرتا ہے۔ وہ بتلاتا ہے کہ ان آیات و حقائق سے زندگی میں کہاں انحراف ہو رہا ہے۔ اور اس کے کیا نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ زندگی کے اس وصف نے ان کی تصانیف کو ایک طویل زندگی، تاثیر اور دلآویزی بخش دی ہے، جو دوسری تصنیفات میں کمیاب اور اکثر نایاب ہے۔

۳ — تیسری خصوصیت یہ ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اُٹھاتے ہیں۔ اُس پر اتنا مواد اور مسالہ جمع کر دیتے ہیں جو بیسیوں کتابوں اور سینکڑوں صفحات میں منتشر ہوتا ہے۔ اُن کا یہ طرزِ تصنیف (جو انسائیکلوپیڈیائی طرز کہلایا جاسکتا ہے) ان کی تمام تصانیف کا نمایاں وصف ہے، خواہ وہ نقلی مباحث پر ہو، یا عقلی مباحث پر۔ اس طرح اُن کی کتابوں میں یک جا اتنا مواد مل جاتا ہے کہ اُن کی ایک کتاب اکثر ایک کتب خانہ کی قائم مقام بن جاتی ہے۔ اور طالب علم کو بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیتی ہے۔

اکثر اس مواد اور نقول کے پیش کرنے میں بحث کا سرا ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اور مطالبہ کرنے والا اقوال و نقول کی کثرت میں گم ہو جاتا ہے۔ اور اس کو بحث کا سمیٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس دشواری کے باوجود ان کی کتابوں کے اس افادی پہلو کی تحقیر نہیں کی جا سکتی کہ وہ متقدمین و معاصرین کے اقوال و آراء کا ایک مخزن اور اپنے موضوع پر ایک چھوٹا سا "دائرۃ المعارف" ہیں۔ یہ ان کا بہت بڑا علمی احسان ہے کہ انہوں نے بہت سا قدیم مواد و مسالہ محفوظ کر دیا۔ اور بہت سے آراء و افکار کو اپنی کتابوں میں نقل کر کے ضائع ہونے سے بچا لیا۔

۴ ــــ امام صاحب کی تصانیف کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی کتابیں عام کلامی و فقہی تصنیفات سے اس لحاظ سے بھی ممتاز ہیں کہ ان میں اس موضوع کی طرح خشکی، پیچیدگی اور "متون" کی شان نہیں ہے۔ جن میں ہر لفظ بالعموم بند ضابطہ اور قانونی ہوتا ہے۔ ابن تیمیہؒ کی تصانیف میں سلاست زور عربیت (وہ کہیں کہیں بلا قصد) بلاغت و ادبیت اور خطابت کی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ان کی کتابوں کو (جو اکثر ضخیم دفتر ہیں) دلچسپ، جاندار اور پر زور بنا دیتی ہے۔ خصوصاً جب وہ سلف کے طریق کی ترجیح اور ان کی دینی و علمی و فکری فضیلت و تفوق پر بحث کرتے ہیں تو ان کے قلم میں بڑا زور اور ان کی بحث میں "رجز" کی شان پیدا ہو جاتی ہے[1]

تصانیف امام ابن تیمیہؒ | الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح۔ یہ کتاب عیسائیوں کی تردید میں ہے اور اس کی چار جلدیں ہیں۔

المنہاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ۔ یہ کتاب شیعیت کی تردید میں ہے۔ اس کتاب میں حضرت امام نے شیعی عقائد کی تفصیل سے تردید کی ہے، اور کتاب و سنت اور اقوال صحابہ کرام کی روشنی میں شیعی الزامات کا جواب دیا ہے۔

جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم اور محقق حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف مدظلہ العالی مدیر الاعتصام کے زیر اہتمام مشہور مصری عالم محمد ابو زہرہ پروفیسر لاکالج، فواد یونیورسٹی، مصر کی کتاب ابن تیمیہ حیاتہ وعصرہ، آراءہ وفقہہ کا اردو ترجمہ سید رئیس احمد جعفری ندوی مرحوم نے کیا

---

[1] تاریخ دعوت وعزیمت جلد دوم صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۸

اس کتاب میں مولانا محمد عطاء اللہ نے اسمائے مصنفات امام ابن تیمیہ کے عنوان کے تحت صفحہ نمبر ۷۹۸، تا ۸۳۴ تک حضرت امام کی تصانیف کی تفصیل لکھی ہے۔ پوری کی پوری تصانیف کا لکھنا کار سے دارد ہے۔ تاہم موضوعات کے عنوان سے مکمل تعداد میں درج ذیل ہیں۔ [۱]

نمبر شمار	موضوع	تعداد	نمبر شمار	موضوع	تعداد
۱	تفسیر	۱۰۲	۶	اخلاق اور زہد و تصوف	۷۸
۲	احادیث	۴۱	۷	فلسفہ و منطق پر نقد جرح	۱۷
۳	فقہ و فتاویٰ	۱۳۸	۸	مکاتیب	۷
۴	اصول فقہ و متعلقات	۲۸	۹	متفرقات	۵۴
۵	عقائد و کلام	۱۲۶			

کل میزان = ۵۹۱

اردو تراجم تصانیف امام ابن تیمیہؒ حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی تقریباً ۳۲ چھوٹی بڑی تصانیف کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے [۲]

ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے بھی امام ابن تیمیہ پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جو ۱۹۲ صفحات پر محیط ہے۔ اور اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں بھی ڈاکٹر صاحب نے امام صاحب کی تصانیف کی تفصیل از صفحہ ۱۲۹ تا ۱۵۸۔ حروف تہجی کے تحت دی ہے اور صفحہ ۱۵۸ پہ فن کے لحاظ سے تفصیل دی ہے جو درج ذیل ہے۔ [۳]

۱۔ تفسیر = ۸۰ ۲۔ حدیث = ۴۰ ۳۔ فقہ = ۱۲۰ ۴۔ اصول فقہ = ۱۲۰
۵۔ عقائد و کلام = ۱۲۰ ۶۔ اخلاق و تصوف = ۶۰ ۷۔ تردید فلسفہ و منطق = ۱۰
۸۔ متفرق مسائل = ۳۵ میزان = ۳۸۵

۱؎ حیات ابن تیمیہؒ ابوزہرہ صفحہ ۷۹۸، تا ۸۳۴

۲؎ حیات ابن تیمیہؒ صفحہ ۸۳۵

۳؎ حیات ابن تیمیہ برق صفحہ ۱۵۸